صریرخامہ
SAREER A KHAMA
TAFHEEM RESEARCH CENTRE
Category Y
ISSN Online: 3005-947X
ISSN Print: 3005-9461
Vol: 04, Issue 01 (January-April 2025)

سوشل میڈیا کا مفید استعمال اور ریاستی ذمہ داریاں: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

Constructive Use of Social Media and State Responsibilities: A Research Study in the Light of the Prophet Muhammad's (ﷺ) Biography

Asia Hussain
Department of Arabic and Islamic study. University Of Mianwali, Pakistan (visiting lecturer)
Email: bbiiasia751@gamil.com
Razia Bibi
Gomal university Dera Ismail Khan(PhD scholar)
Email: raziamarwat1122@gmail.com
Muhammad Sajid Khan
Department of Arabic and Islamic study. University Of Mianwali, Pakistan (visiting lecturer)
Email: sajidniazi503@gmail.com

Abstract:

In the modern era, the world has become a global village, with people from diverse cultures connected through social media. The role and impact of social media in societies are undeniable. In this age of digitalization, social networks have emerged as powerful tools for change. If used correctly and positively, social media can bring about countless benefits in a short amount of time. However, a sad reality is that current social media platforms often promote character assassination, heartbreak, misrepresentation, obscenity, and social evils in Islamic societies. The Western influences that accompany these issues have become a major challenge for the Muslim Ummah. Islam, however, provides a comprehensive code of conduct for the constructive and positive use of social media, which can help address these social problems. In this regard, the life of Prophet Muhammad (ﷺ) offers an exemplary guide. He (ﷺ) consistently taught the importance of guarding our tongues, avoiding hurtful speech, and refraining from lying, slander, and obscenity. By adhering to the Prophet's (ﷺ) teachings in the realm of social media, we can promote moral values, foster a constructive environment, and contribute to a more positive and respectful online community.

Key Words: *Modern Era, Global Village, Different Cultures, Social Media, Digitalization, Change, Social Issues, Character, Moral Teachings.*

تمہید:

جدید دور میں دنیا ایک عالمی گاؤں کی مانند نظر آتی ہے، جہاں مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ سوشل میڈیا کے ذریعے آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ معاشروں میں سوشل میڈیا کے بنیادی کردار اور اثرات سے انکار ممکن نہیں ہے۔ ڈیجیٹلائزیشن کے اس معاصر دور میں سوشل نیٹ ورک ایک تبدیلی کی قوت کے طور پر ابھرا ہے، جس نے مختلف شعبوں میں نئی جہتیں فراہم کی ہیں اگر سوشل نیٹ ورکنگ کا صحیح اور مثبت استعمال کیا جائے تو انتہائی قلیل وقت میں بے شمار فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ تاہم، افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ موجودہ سوشل میڈیا نے اسلامی معاشروں میں کردار کشی، دل آزاری، غلط بیانی، فحاشی و عریانی اور معاشرتی برائیوں کو فروغ دیا ہے، جن کے مغربی اثرات امت مسلمہ کے لئے ایک بڑا چیلنج بن چکے ہیں۔ اسلام سوشل میڈیا کے مثبت و تعمیری استعمال کے لئے جامع ضابطہ اخلاق فراہم کرتا ہے، جس پر عمل کر کے معاشرتی مسائل کا حل نکالا جاسکتا ہے۔ اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی سیرت بھی ہمارے لیے ایک بہترین راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ زبان کی حفاظت اور دل آزاری سے بچنے کی تعلیم دی، اور جھوٹ، بہتان تراشی اور فحاشی سے پرہیز کرنے کی تاکید کی۔ سوشل میڈیا پر بھی اگر ہم نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کریں، تو معاشرتی اخلاقی اقدار کا فروغ ممکن ہو سکتا ہے، اور ہم ایک تعمیری اور مثبت ماحول پیدا کر سکتے ہیں۔

کلیدی الفاظ:

جدید دور، عالمی گاؤں، مختلف ثقافتوں، سوشل میڈیا، ڈیجیٹلائزیشن، تبدیلی، معاشرتی مسائل، سیرت، اخلاق تعلیمات۔

سوشل میڈیا اور گلوبلائزیشن

سوشل میڈیا کی ابلاغ عامہ کی جدید ترین شکل ہے۔ موجودہ دور گلوبلائزیشن کا دور کہلاتا ہے، دنیا کو گلوبلائز کرنے میں سوشل میڈیا کا کردار سب سے زیادہ اہم ہے۔ عالمی گاؤں کی اصطلاح جسے مارشل میک لوہان نے سب سے پہلے متعارف کروایا، اسی دور کی مکمل عکاسی کرتی ہے۔ سوشل میڈیا سے مراد سماجی روابط کی سہولت فراہم کرنے والے آن لائن سماجی ذرائع ہیں۔ جن کی مدد سے دنیا بھر سے انٹرنیٹ سے منسلک (ڈیجیٹل افراد) کی بڑی تعداد کے مابین سماجی روابط قائم ہوتے ہیں۔ اس کے ذریعے لوگ مختلف ایپلی کیشنز استعمال کرتے ہوئے معلومات، خیالات، پیغامات اور ویڈیو پیغام ایک دوسرے سے شئیر کرتے ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

"Social media, communications on the Internet through which users share information, ideas, personal messages, and other content (such as videos). Social

networking and social media are overlapping concepts, but social networking is usually understood as users building communities among themselves. while social media is more about using social networking sites and related platforms to build an audience.”[1]

سوشل میڈیا نے جدید نسل انسانی کو نئی معرفتوں سے نوازا ہے۔ دور حاضر کی تمام تر علمی ترقی و خوشحالی، سائنسی ایجادات اور علمی تحقیقات کا ادراک انہی وسائل و ذرائع سے ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا نے معاشرہ میں معلومات اور آگہی میں بے پناہ اضافہ کیا ہے۔[2] دور جدید میں سوشل میڈیا نے دنیا کے فاصلوں کو سمیٹ کر گلوبل ویلج بنا دیا ہے۔

سوشل میڈیا کی بدولت دور حاضر میں ہر قسم کی معلومات کی شئیرنگ انتہائی سہل اور آسان ہو چکی ہے۔ موجود دور کو سوشل میڈیا کا زمانہ کہا جاسکتا ہے۔ سوشل میڈیا عوام کے درمیان رابطے کا اہم ذریعہ بن چکا ہے۔ قدیم ادوار میں پیغامات و معلومات دوسروں تک پہنچانے میں کافی وقت صرف ہوتا تھا۔ میڈیا ٹیکنالوجی میں انٹرنیٹ کی ایجاد نے انقلاب پا کر دیا ہے۔ دنیا ایک عالمی گاؤں کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ جدید سوشل میڈیا آزادی اظہار رائے کا آسان ذریعہ ہے۔ فلاسفر اسٹورٹ مل کے مطابق معاشرتی ترقی کا واحد ذریعہ یا راستہ یہ ہے کہ انسانوں کو آزدانہ طور پر اپنے سیاسی خیالات کا اظہار کرنے دیا جائے۔

"Mill contends that the fullest publicity and freedom of discussion is essential for all citizens to in political freedom,"

یو این او کا حقوق انسانی کا عالمی منشور اظہار رائے کی آزادی کا حق سب کو دیتا ہے، اس حق میں یہ حق شامل ہے کہ کسی مداخلت کے بغیر رائے قائم کرے اور کسی بھی میڈیا کے ذریعے سے اور کسی بھی سرحد سے قطع نظر معلومات کے اظہار کی آزادی اس میں شامل ہے۔

“Freedom of expression is a fundamental human right ,enshrined in article 19 of the Universal Declaration of Human Rights. However, there are governments and individuals in positions of power around the globe that threaten this right. A number of freedoms fall under the category of freedom of expression. Freedom of the media is under attack in many places because of its essential role in ensuring transparency and accountability for public and governmental authorities.” [3]

[1] Erik Gregersen, "Social Media," Britannica, 2023,https://www.britannica.com/topic/social-media

[2] ڈاکٹر خالد علوی، اسلام کا معاشرتی نظام، لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب، 2005، 404۔

[3] . "Freedom of Expression and Opinion," n.d., https://www.ohchr.org/en/topic/freedom-expression-and-opinion.

آزادی اظہار رائے ایک متنوع سماج کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے معاشرے میں ہم آہنگی، امن و امان اور اخوت، بھائی چارہ، رواداری کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ دنیا بھر میں امن و ہم آہنگی کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے ہر سال 21 ستمبر کو عالمی یوم امن منایا جاتا ہے۔ آزادی اظہار معاشرتی برائیوں سے نجات پانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ کسی بھی معاشرتی برائی کا خاتمہ اس وقت تک نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ لوگ اس کے خلاف بات نہ کریں۔ امن اور باہمی ہم آہنگی سے معاشرے کے ہر فرد پر مثبت و تعمیری اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سوشل میڈیا کا مثبت استعمال اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

سوشل میڈیا اور تکثیریت

لوگ انتہائی آسانی اور سہولت سے سوشل میڈیا کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطے میں ہیں اور پوری دنیا ایک ہی گلوبل تکثیری معاشرہ کی شکل پیش کر رہا ہے۔

> "Social media plays a key role in facilitating rich cultural exchanges and joyous intercultural dialogue. Ideas, views and cultural expressions from across the globe flow freely, form-ing a terrain where diversity is valued and given its rightful place. This fosters inclusive and multicultural interactions, generating an environment of depth and diversity in knowledge and experience, and together forming a roadmap to a deeper global understanding."[4]

تکثیری معاشرہ میں مختلف فکر و ثقافت کے لوگ مل جل کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے معاشرے میں ثقافتی تنوع ہوتا ہے۔ ثقافت کا ہر انداز منفرد اور انوکھا ہوتا ہے۔ کثیر الثقافتی معاشرے میں لوگ ثقافتی فرق ہونے کے باوجود ایک دوسرے کا احترام و اکرام کرتے ہیں۔ ایسے معاشرے میں مختلف اقدار و نظریات اور روایات و رسومات کے امتزاج سے طرز زندگی کے نت نئے انداز سامنے آتے ہیں۔ مختلف ثقافتوں اور تجربات سے تعلق رکھنے والے افراد سماجی مسائل کو تخلیقی انداز میں حل کر سکتے ہیں۔ موجودہ دور ڈیجیٹلائزیشن (Digitalization) کا دور کہلاتا ہے۔ کسی بھی ملک کا ایسا فرد جو سماجی و معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لئے سوشل میڈیا فیس بک، وٹس ایپ انسٹا کہلاتا ہے۔

سوشل میڈیا کی اقسام

موجودہ اور سوشل میڈیا کا دور کہلاتا ہے۔ جس فرد کے پاس سمارٹ فون ہے وہ سوشل میڈیا بالخصوص فیس بک ضرور استعمال کرتا ہے جبکہ تعلیم یافتہ افراد کی بڑی تعداد دوسرے سوشل نیٹ اور کسی ٹوئٹر، واٹس ایپ انسٹاگرام وغیرہ بھی استعمال

[4] Azzaakiyyah, "The Impact of Social Media Use on Social Interaction in Contemporary Society

کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا ایک ایسا نیٹ ورک ہے جس نے معاشرے میں حیران کن حد تک اثر و نفوذ کیا ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ صارفین فیس بک سے منسلک ہیں۔

سب سے زیادہ صارفین سوشل میڈیا فیس بک استعمال کر رہے ہیں جو تازہ ترین رپورٹ کے مطابق صارفین کی تعداد 2958 ملین ہے۔ تحقیقاتی رپورٹس بتاتی ہیں کہ عالمی سطح پر سوسائٹی میں سوشل میڈیا خاص طور پر فیس بک کے استعمال کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔[5]

لنکڈاِن

کاروباری سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹ ہے جس کا قیام 2002 میں عمل میں آیا اور اس کا ہیڈ کوارٹر کیلیفورنیا میں ہے۔ لنکڈان دوسرے سوشل نیٹ ورکس (جو اکثر خالصتاً تفریحی ہوتے ہیں) کے برعکس لنکڈان کے پیشہ ورانہ روابط پر زور دیتا ہے۔[6]

فیس بک

فیس بک کی بنیاد 2004 میں رکھی گئی۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا سوشل نیٹ ورک ہے۔ جس کے تین بلین سے زیادہ صارفین ہیں۔ مارک زوکیبرگ فیس بک کے بانی ہیں۔ یہ ایک تفریحی نیٹ ورک سمجھا جاتا ہے۔

ٹویٹر

ٹویٹر کی بنیاد ایوان ولیمز، بز استون اور نوح گلاس نے 2004 میں رکھی۔ دنیا بھر سے صارفین کی بہت بڑی تعداد ٹویٹر سے منسلک ہے جس میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

یوٹیوب

یوٹیوب کو 14 فروری 2005 رجسٹرڈ کرایا گیا تھا تاکہ عام لوگ اپنی "گھریلو ویڈیوز" شیئر کرنے سے لطف اندوز ہوں۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کیلیفورنیا میں واقع ہے۔

---

[5] Esteban Ortiz-Ospina, "The Rise of Social Media," Our World in Data, 2019,

[6] Erik Gregersen., "LinkedIn American Company," Britannica, 2021, https://www.britannica.com/topic/Linkedin.

WhatsAppواٹس ایپ

پاکستان میں واٹس کے صارفین کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ سرکاری خط و کتابت کے سلسلے میں واٹس ایپ اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

Tik Tokٹک ٹاک

ایک ویڈیو شئیرنگ کا سوشل نیٹ ورک ہے جس کی بنیاد 2016ء میں رکھی گئی۔ اس پر مختصر ویڈیوز شیئر کی جاتی ہیں۔ ٹک ٹاک ویڈیوز کا دورانیہ 15 سے 60 سیکنڈ تک ہوتا ہے۔ اس سوشل نیٹ ورک کو زیادہ تر ٹین ایجرز استعمال کرتے ہیں۔ نوجوان نسل میں ٹک ٹاک کا استعمال بڑھ رہا ہے۔

Dark Webڈارک ویب

ڈارک ویب تک (Dark Web) ایک ایسا سوشل نیٹ ورک ہے جو غیر قانونی اور خفیہ معلومات کو اپلوڈ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہر شخص اس ویب سائٹ تک رسائی نہیں کر سکتا۔ سب سے پہلے 2002ء میں امریکہ کی نیول ملٹری خفیہ ایجنسی نے اپنے فوجی و حساس معلومات کو چوری ہونے سے بچانے کے لئے ڈارک ویب کا نیٹ ورک استعمال کیا۔[7]

سوشل میڈیا کے منفی اثرات

معاشروں پر ہر چیز اچھے یا برے اثرات مرتب کرتی ہے۔ جدید میڈیا ٹیکنالوجی نے جہاں آسانیاں اور سہولیات زندگی فراہم کیں ہیں اسی طرح اس کے نقصانات و منفی اثرات بھی ہیں۔ موجودہ دور میں بچے پڑھائی کے بجائے میڈیا ٹیکنالوجی کے دلدادہ ہیں۔ نئ نسل کا قیمتی وقت سوشل میڈیا، ڈیجیٹل گیمز، کارٹون، ڈراموں، فلموں وغیرہ دیکھنے میں برباد ہو رہا ہے۔ اس طرح نئ نسل نہ صرف انسانی و دینی اقدار سے بیگانہ ہوتی رہی ہے بلکہ ان کے پاس صحت مندانہ جسمانی سرگرمیوں سے اجنبی دکھائی دے رہی ہے۔ بدقسمتی سے اسلامی معاشروں میں سوشل میڈیا کا منفی استعمال بہت زیادہ بڑھ چکا ہے۔ پاکستانی معاشرت میں، نوجوانوں کے ذریعے سوشل میڈیا کا بڑھتا ہوا استعمال باعث تشویش بن چکا ہے۔ آج کل، لوگوں کی کردار کشی ایک معمول کی بات بن چکی ہے۔ سیاسی اور مذہبی مخالفین کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے، ترمیم شدہ تصاویر اور ویڈیوز کا شیئر کرنا روزمرہ کا

[7] Roche, E. Nic Dhonncha, and M. Murphy, "TikTokTM and Dermatology: Promises and Pearls," Clinical and Experimental Dermatology 46, no. 4 (June 2021): 737-39,

عمل بن گیا ہے۔ اس کے باوجود، یہ بات قابلِ غور ہے کہ سائبر کرائم ایکٹ اس صورتحال کی روک تھام میں ناکام اور بے اثر دکھائی دیتا ہے۔

جدید دور میں سوشل میڈیا ایسی دودھاری تلوار کا کردار ادا کر رہا ہے جو مسلم معاشروں کی ثقافتی، تہذیبی، سماجی، معاشرتی، معاشی اور نظریاتی بنیادی کھوکھلی کر رہا ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے اسلامی معاشروں میں بے حیائی اور اخلاقی انارکی سرایت کر رہی ہے۔[8]

اسلام میں سیاست کی اہمیت:

اجتماعی اور معاشرتی زندگی کا نصب العین حاصل کرنے کے لیے سیاست کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ بشرطیکہ یہ سیاست صحیح اسلامی اصولوں پر گامزن ہو۔ محبوب کریم ﷺ نے عبادات اور مجاہدات اور اصلاح نفس کے ذریعے اللہ کریم کی معرفت عطا کرنے کے علاوہ ایک صحیح ترین اسلامی معاشرہ اور نظام حکومت بھی قائم کر کے دکھایا۔ اور ایسے معاشرے کی سرحدوں کو وسعت دینے اور دین کی تبلیغ کے لیے مختلف بادشاہوں کو خطوط تک لکھے اور اگر حتمی کاروائی کے طور پر جنگ بھی لڑنا پڑی تو اس سے بھی گریز نہیں فرمایا۔ شرح عقائد نسفی میں ہے[9] کہ بے شمار شرعی احکام ایسے ہیں جو حکومت کے قیام پر موقوف ہیں سیاست عربی کا لفظ ہے۔ جو کلی تدابیر اور معاشی استحکام کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔:

كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ[10] (حدیث پاک میں ہے کہ:

ترجمہ: "بنی اسرائیل میں لوگوں کی اصلاح کا کام انبیاء کے ذمے تھا۔ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آجاتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ بلکہ اب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔"

---

[8] Voile, A. "dark web. Encyclopedia Britannica, May 16, 2023. https://www.britannica.com/topic/dark-web

[9]۔ شرح عقائد نسفی صفحہ 153

[10]۔ بخاری 3455، مسلم: 4773

اسلامی حکومت کا قیام کیوں ضروری ہے؟

ترجمہ: "بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں امانت کے حقداروں کو ادا کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو، بے شک اللہ تمہیں کیا ہی اچھی غیرت فرماتا ہے، بے شک اللہ بہت سنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔"[11]

یہ آیت قرآن مجید کی اہم ترین آیات میں شمار ہوتی ہے اس میں اسلام کے سیاسی کام کا عمل ڈھانچہ اور خدو خال مذکور ہیں۔

ان حرف تاکید ہے، اسکا معنی ہے بے شک۔ تاکید کرتے ہوئے بات شروع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آئندہ بیان ہونے والے حکم کی اہمیت لوگوں کے دلوں میں بٹھادی جائے۔ بے شک اللہ تعالی تمہیں حکم دیتا ہے، یامر امر سے ہے۔ امر کا معنی ہے حکم دینا۔ اسی سے امارۃ بنا ہے یعنی حکمرانی۔

حدیث کی کتابوں میں سیاست کے ابواب کو باب الامارۃ کہا جاتا ہے۔ متحدہ عرب امارات میں یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس آیت ابواب ہیں یا تو گھر سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی امر اور اقتدار اعلیٰ اللہ تعالی جل شانہ کا ہے۔ اور اس سے سے اقتدار اعلی رسول اللہ ﷺ کے پاس بھی ہے۔ اگلی آیت کے الفاظ اطِیعُوا الرَّسُول سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی اختیارات عطاکیے جانے کی وجہ ہے۔ گویا یوں کہنا چاہیے کہ اقتدار اعلیٰ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پاس ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امارت اور سیاست کے احکام اللہ تعالی نے خود عطا فرمائے۔

اب جو شخص بھی ان احکام کی بجائے کوئی دوسرا نظام رائج کرے گا، وہ اللہ رسول کی امارت کے مقابلے پر اپنی ذاتی آمریت کا دعویدار ہو گا۔ خواہ وہ کسی جزئیل کی طرح شخصی طور پر آمر ہو یا جمہوریت کے نام سے متعدد اشخاص کو اپنی آمریت میں حصہ دار بنائے۔ امر کے لفظ میں یہ ساری باتیں پوشیدہ ہیں۔ ورنہ اللہ تعالی امر کی جگہ کوئی دوسرا لفظ بھی استعمال فرما سکتا تھا۔ جیسا کہ دوسری عبادات اور احکام فرض کرنے کے لیے اسکا طریقہ: تم پر روزے فرض کر دیے گئے۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ تم پر جہاد فرض کر دیا۔ وغیرہوں یہاں بھی فرما سکتا تھا۔ كُتِبَ عَلَيْكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا لیکن یہاں یہ کہہ کہ۔ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا (کہ امانتیں ان کے انہوں کے سپرد کر دو ادا کرو اور یہ کہ جب کیا ہی الفاظ میں امانت سے کیا مراد ہے؟ اس کی وضاحت بھی کریم ﷺ ہے نے فرمائی ہے۔ ایک مرتبہ صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ قیامت کب آئے

[11] النساء:85

گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ صحابی کو امانت ضائع ہونے کی سمجھ نہ آئی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول ﷺ امانت کے ضائع ہونے سے کیا مراد ہے؟ جب امارت نااہلوں کے سپرد کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔[12]

عورت کی حکمرانی کے بارے میں فرمایا: یعنی جب تمہارے امراء شرارتی ہوں اور تمہارے غنی لوگ بخیل ہوں اور عورتیں تمہاری حکمران ہوں تو تمہاری زندہ رہنے کے بجائے مر جانا بہتر ہے[13]

جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا گیا تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ نے صدیق اکبر کے مناسب ترین خلیفہ ہونے کے لیے دلیل کے طور پر فرمایا تھا انتَ سَيِّدُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی آپ ہم سے افضل ہیں ہمارے سردار ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو سب سے پیارے ہیں[14]۔

سیدنا علیؓ نے فرمایا کہ: رسول ﷺ نے آپکو خود امامت کے مصلیٰ پر کھڑا کیا تھا، تو شخص ہمارا دین کا امام ہے وہ دنیا کا امام کیوں نہ بنے،[15]۔ ان تمام دلائل سے ثابت ہو گیا ہیں کہ بہترین حکمران کا انتخاب اور ووٹ کا صحیح استعمال اہل اسلام پر لازم ہے اور یہ اس امانت کی پہلی شق ہے جسے اللہ کریم نے سورۃ النساء میں بیان فرمایا ہے۔ امانت کی ادائیگی کے دوسرے بے شمار پہلو ہیں مثلاً:

حکمرانوں کا اپنی رعایا کے حقوق ادا کرنا، رعایا کا اپنے حکمرانوں کے حقوق ادا کرنا، عام امانتوں کی ادائیگی۔ ہر شخص کی رعایا کا ہونا اور ہر شخص سے اس کے رعایا کے بارے میں پوچھا جانا، صوفیا کا اپنی ذات کو خدا کی امانت سمجھتے ہوئے اسے اللہ کے سپرد کر کے اپنی نفی کرنا وغیرہ۔ لیکن یہ ساری تفصیلات اس وقت ہمارے موضوع سے خارج ہیں الغرض اسلامی حکومت کا قیام مندرجہ ذیل وجوہ سے ضروری ہے۔

انسانی فلاح کے لیے انسان کا اپنا بنایا ہوا نظام نہیں بلکہ خدا کا دیا ہوا نظام ضرور ہے۔

سیاست سنت انبیاء ہے اور ہمارے نبی کریم سال ﷺ کی بھی عظیم سنت ہے۔

---

[12] ۔ترمذی:59

[13] ۔ترمذی:2266

[14] ۔بخاری:3668

[15] ۔صواعق محرقہ صفحہ،62

اسلامی حکومت کا قیام غیر مسلموں کو اسلام کی مؤثر تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

ملک میں شرعی احکام اور قوانین کا نفاذ، اسلامی حکومت کے قیام پر موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کیا تو وہ لوگ کافر ہیں۔[16]

جہاد کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے

اس پر پوری امت کا اجماع اور اتفاق ہے کہ جہاد کا ایک کمانڈ کے تحت ہونا ضروری ہے۔ اگر انفرادی اور ذاتی سطح پر جہاد بالسیف جائز ہوتا تو بخدا ہم خود اس میں ہر گز پیچھے نہ رہتے۔ انفرادی تنظیموں کا اور افراد کا جہاں بہت سارے فسادات کو مستلزم ہو سکتا ہے۔ ایسی تنظیمیں بعض اوقات آپس میں الجھ سکتی ہیں، بعض اشخاص اپنے ذاتی مفادات اور ذاتی دشمنیوں کے لیے اسلحہ استعمال کرتے ہیں اور بعض اوقات کسی غیر محتاط واردات کی وجہ سے لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں۔ اور کبھی کسی کی انفرادی غلطی کا خمیازہ پوری امت کو بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَ يُتَّقَى بِهِ یعنی بے شک حکمران ڈھال ہوتا ہے، ان کی آڑ میں جنگ لڑی جاتی ہے اور اس کے پیچھے چھپا جاتا ہے۔[17]

انہی عقلی اور شرعی ضروریات کے پیش نظر محبوب کریم ﷺ سے فرمایا: یعنی جو شخص مر گیا اور مرتے دم تک اس کی گردن میں (حکمران کی) بیعت کا پٹہ نہیں تھا وہ جہالت کی موت مرا۔[18]

کہ: الاجتماعُ عَلَى أَنَّ نَصْبَ الامام واجب یعنی اس پر اجماع ہے کہ صحیح حاکم کو مقرر کرنا واجب ہے۔[19]

عیسائی مذہب میں چونکہ مذہبی حکومت کے قیام کے لیے کوئی احکام موجود نہ تھے۔ اور یہ مذہب صرف چند عبادات اور رسوم تک محدود مذہب تھا، لہٰذا پادریوں کا سیاست سے کوئی تعلق نہ تھا، حتیٰ کی پادری کو شادی کرنے کی اجازت نہ تھی اور اگر بعض پادریوں نے اس غیر تمدنی نظام سے بغاوت کرتے ہوئے حکومت کو ہاتھ لگایا تو ان کے مشن کو پاپائیت کہہ کر ٹھکرا دیا گیا۔ اس کے برعکس اسلام ایک ہمہ پہلو دین ہے جس میں انفرادی، اجتماعی اور سیاسی زندگی کے تمام پہلوؤں پر مفصل تعلیمات موجود ہیں۔ عیسائیوں نے اسلام کے مقابلے پر اپنی شکست کا حل یہ تلاش کیا کی اسلام میں پاپائیت کی جگہ ملائیت کی اصلاح کا شوشہ چھوڑ دیا۔

16۔ المائدہ:44

17۔ بخاری:2957: مسلم:4772

18۔ مسلم:4793

19۔ شرح عقائد نسفی صفحہ 153

احساس ذمہ داری

ہمارے محبوب کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور اب تبلیغ و ترویج دین کی تمام تر ذمہ داری اس امت پر ڈال دی گی ہے۔ کنتم خیر امۃ (تم بہترین امت ہو) کے اعزاز کی علت یہ ہے کہ اخرجت للناس یعنی تمہیں لوگوں کی خاطر بنایا گیا ہے۔ جس کی تفصیل تامرون بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ میں دے دی گئی ہے اس لیے تُؤْمِنُو باللہ کو موخر کر کے بیان کیا گیا ہے کہ یہ اس امت کو تمام امتوں سے افضل قرار دینے کی علت نہیں۔

نیز اب چونکہ سلسلہ انبیاء بھی منقطع ہے، لہذا اب انبیاء والی ذمہ داری بھی اس امت کے علماء وصلحاء پر ڈال دی گئی ہے۔ اس لیے محبوب کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں بلکہ اب خلفاء ہوا کریں گے جو سیاسی ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔[20]

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے امت مسلمہ پر ڈالی گئی اس زمہ داری کا احساس کسی خوش نصیب کو عطا ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ کسی صحابی نے اپنی زوجہ کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں۔ اس طرح طلاقیں تین ہی واجب واقع ہو جاتی ہیں مگر طلاق دینے کا یہ طریقہ پسندیدہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا اللہ کی کتاب سے کھیلا جائے گا جب کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔[21] آپ ﷺ کا جلال فرمانا اور ایسے الفاظ استعمال فرمانا صاف بتا رہا ہے کہ آپ ﷺ کو اپنی ذمہ داری کا احساس تھا۔

اسی طرح یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی منکرین زکوۃ ومرتدین اسلام کے خلاف جب تلوار اٹھائی تو فرمایا کیا دین میں نقص واقع ہو جائے گا جب کہ میں زندہ ہوں؟[22]

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ میں بھی احساس وذمہ داری اور دین کی غیرت دوپہر کے سورج کی طرح چمک رہی ہے۔ آج جب تک اہل اسلام میں اپنی دینی ذمہ داریوں کا احساس اجاگر نہیں ہو گا ہمارا ایک قدیم ترقی کرنا بھی ناممکن ہے۔

20۔ بخاری:3455، مسلم:4773

21۔ نسائی:3401

22۔ مشکوۃ:6034

سیاسی انقلاب کا شرعی طریقہ

امت کی شیرازی بندی، اتحاد کی برقراری اور فسادات سے بچنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا انکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللهَ حَقَّكُمْ۔[23]

ترجمہ: میرے بعد تم لوگ ایسے ایسے حالات دیکھو گے اور تمہیں ایسے معاملات پیش آئیں گے جو تمہیں برے لگیں گے اور تم ان کا انکار کرد گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ ایسے حالات میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا: تم حکمرانوں کا حق ادا کرتے رہو اور اللہ سے اپنے حق کے لیے دعائیں کرتے رہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ:

ترجمہ: تم انکا حق ادا کرتے رہو، اللہ تعالی خود ان سے اگلی رعایا کے بارے میں پوچھ لے گا۔[24]

ایک حدیث میں ہے کہ: حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے رسول ﷺ سے پوچھا یا نبی اللہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ جب ہم پر ایسے حکمران مسلط ہو جائیں جو ہم سے اپنا حق طلب کریں اور خود ہمارا حق ادا نہ کریں؟ آپ ﷺ نے اعراض فرمایا اور جواب نہیں دیا۔ انہوں نے تین بار پوچھا تو فرمایا یعنی تم ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو، وہ اپنی ذمہ داریوں کے خود جوابدہ ہیں اور تم اپنی ذمہ داریوں کے خود جوابدہ ہو۔[25]

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

ترجمہ: "تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ بھی تم سے محبت کریں تم ان کے لیے دعائیں کرو اور دو تمہارے لیے دعائیں کریں تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھے۔ تم ان پر لعنت بھیجو اور وہ تم پر لعنت بھیجیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم ایسے حکمرانوں کو چھوڑ نہ دیں؟ فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ خبردار! جب تمہارا کوئی حکمران اللہ کی نافرمانی کرتا ہو تو اس کی نافرمانی کو ناپسند ضرور کرو مگر اس کی اطاعت سے ہاتھ مت کھینچو۔"[26]

23۔ بخاری: 7052

24۔ بخاری: 3455، مسلم: 4773

25۔ مسلم: 4782، ترمذی: 2199

26۔ مسلم: 4804،4805

انقلاب کا طریقہ

علماء میں ایک نہایت معرکۃ الآراء بحث یہ رہی ہے۔کی اسلامی انقلاب کا طریقہ کار کیا ہونا چاہیے۔خونی طریقہ تعلیمی طریقہ ،انتخابی طریقوں میں سے کون سے طریقے کو کون سے حالات میں: تمام احادیث اور شرعی دلائل پر نظر رکھنا ضروری ہے۔اگر جذبات میں آکر خونی طریقہ استعمال کیا جائے تو بلاشبہ حضور ﷺ کی امت دونوں طرف سے نقصان اٹھائے گی اور کامیابی کی ضمانت پھر بھی نہیں دی جاسکتی اور اکثر ایسے انقلابی ناکام میں رہتے ہیں۔

اسلام اور جمہوریت

اسلام کا ضابطہ کسی دوسرے نظام کا پابند ہے اور نہ ہی اسے کسے دوسرے نظام پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔اسلام کا مطالعہ کرتے وقت آمریت اور جمہوریت کی عینک اتار دینا ضروری ہے۔جمہوری نظام میں ہر پڑھے لکھے اور جاہل کا ووٹ برابر ہے۔کثیر جماعتی نظام میں اقلیت ،اکثریت پر حکومت کرتی ہے۔صرف ستر لاکھ ووٹ لے کر چودہ کروڑ انسانوں پر حکومت کی جا چکی ہے۔ووٹ خریدنے کے لئے ناجائز اور اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں۔

برادری سسٹم، نسل پرستی اور لسانیت وغیرہ کے حوالے سے ووٹ مانگ لے،جو مسئلہ حل کر دے،جو رشوت دے دے ،جس کے لئے برادری مجبور کر دے یا جس کی سفارش آجائے۔جس نے کسی قاتل کو رہا کرایا جائے اسے ووٹ دیا جاتا ہے۔جو اشتہار بازی اور کنویسنگ زیادہ کرے یا ووٹ کے دن جسکی گاڑی ووٹر کو اٹھانے کے لیے پہلے ہے جائے اسے ووٹ مل جاتا ہے۔یہ ہے جمہوریت۔سمجھدار لوگوں کے لیے یہ سوچنے اور عبرت پکڑنے کی باتیں ہیں۔اس کے برعکس اسلام میں خود عہدہ طلب کرنے اور اس کی بالکل کوئی اجازت نہیں۔[27] پھر اسلام میں کثیر پارٹیوں اور حزب اختلاف کا کوئی تصور نہیں۔اپنی پارٹی کی خاطر ہر جائز ناجائز کام اور ظلم وستم کو روا رکھا جاتا ہے۔یہ پارٹی تعصب ہے۔نبی کریم سلیم نے فرمایا کہ جس نے عصبیت کی دعوت دی وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے عصبیت کی خاطر جنگ لڑی وہ ہم میں سے نہیں اور جو عصبیت پر مرا وہ ہم میں نہیں۔[28]

حکومت کی نگرانی

غلط معلومات نفرت انگیز تقریر اور آن لائن براساں کرنے کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے حکومتوں کو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے لیے واضح ضابطے اور رہنما خطوط قائم کرنے چاہئیں۔

---

[27]۔بخاری:7149، مسلم:4717

[28]۔ابو داؤد:5121

سوشل میڈیا کمپنیوں کے ساتھ تعاون

ریاست کو سوشل میڈیا کمپنیوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے تاکہ وہ غیر قانونی مواد کو روکنے کے لئے اور صارفین کی معلومات کو محفوظ رکھنے کے لئے پیش پیش رہے۔

سائبر سیکیوریٹی

سائبر سیکیوریٹی ریاستوں کو یقینی بنانا ہوگا۔ شہریوں کے ذاتی ڈیٹا کا تحفظ اور اہم انفراسٹرکچر پر سائبر حملوں کو روکنا اور سوشل میڈیا پر غیر قانونی مواد سے متعلق اقدامات کرنے چاہیے۔

ڈیجیٹل خواندگی

ڈیجیٹل خواندگی حکومتوں کو چاہیے کہ شہریوں کو آن لائن حفاظت آداب اور تنقیدی سوچ کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے ڈیجیٹل خواندگی کے پروگراموں کو فروغ دینا ہوگا۔

آن لائن انتہا پسندی کا مقابلہ

ریاستوں کو تشدد دہشت گردی یا نفرت کو فروغ دینے والے آن لائن انتہا پسندانہ مواد کی شناخت اور مقابلہ کرنے کے لیے حکومت کو بروقت تیار رہنا پڑے گا۔[29]

سفارشات

مندرجہ بالا تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں ریاست کی ذمہ داریوں اور سوشل میڈیا کے مفید استعمال کے ضمن میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1۔ سیرتِ نبوی ﷺ کو ریاستی پالیسی کا حصہ بنایا جائے

ریاست کو چاہیے کہ سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں تعلیم و تربیت کے اصول وضع کرے، تاکہ سوشل میڈیا جیسے جدید ذرائع ابلاغ کے اخلاقی استعمال کو فروغ دیا جاسکے۔

---

[29] United Nations General Assembly Resolution 68/167 (2013): "The promotion, protection and enjoyment of human rights on the Internet"

2۔ سوشل میڈیا کی اخلاقی تربیت کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے۔

اسکول، کالج، اور جامعات کے نصاب میں "اسلامی سائبر اخلاقیات (Islamic Cyber Ethics) " کے عنوان سے باقاعدہ مضامین یا ماڈیولز شامل کیے جائیں۔

3۔ علماء اور انفلوئنسرز کی مشترکہ تربیت کا بندوبست کیا جائے۔

سوشل میڈیا پر مؤثر اسلامی نمائندگی کے لیے علما، اساتذہ، اور سوشل میڈیا انفلوئنسرز کی باقاعدہ تربیت کی جائے تاکہ وہ معاشرے میں مثبت تبدیلی کے سفیر بن سکیں۔

4۔ اسلامی میڈیا ضابطۂ اخلاق تشکیل دیا جائے۔

سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں سوشل میڈیا کے لیے ایک اسلامی ضابطۂ اخلاق (Code of Ethics) ترتیب دیا جائے، جو اسلامی اقدار، رواداری، سچائی، اور باہمی احترام پر مبنی ہو۔

5۔ ریاستی ادارے آن لائن مواد کی نگرانی کریں

جیسے ادارے غیر اخلاقی، جھوٹے، یا فتنہ انگیز مواد کی نشاندہی اور روک تھام کے لیے سخت مگر منصفانہ قانون سازی کریں۔

6۔ دعوتِ دین کے جدید ذرائع کو فروغ دیا جائے۔

ریاست اسلامی اداروں، جامعات، اور ابلاغی ماہرین کے تعاون سے ایسا آن لائن مواد تیار کروائے جو نوجوان نسل کو دین سے جوڑنے والا ہو، جیسے سیرتِ نبوی ﷺ پر ویڈیوز، کورسز، اور ایپلیکیشنز۔

7۔ اسلامی سوشل میڈیا پلیٹ فارم کا قیام۔

مسلم ممالک کے باہمی اشتراک سے ایسا سوشل میڈیا نیٹ ورک قائم کیا جائے جو اسلامی اخلاقیات کو فروغ دے، اور مغربی مواد کی منفی یلغار کا متبادل ثابت ہو۔

ڈیجیٹل اسلامی سفیروں کی تیاری۔

ریاست ایسے افراد کو تیار کرے جو سوشل میڈیا پر اسلامی تعلیمات، سیرت النبی ﷺ، اور معاشرتی اصلاح کے مؤثر نمائندے بن سکیں۔

کتابیات

القرآن

امام محمد بن اسماعیل البخاری۔ *صحیح البخاری*۔ تحقیق: محمد زہیر بن ناصر الناصر۔ بیروت: دار طوق النجاۃ، 2001ء۔

امام مسلم بن حجاج النیشاپوری۔ *صحیح مسلم*۔ تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی۔ بیروت: دار طوق النجاۃ، 2001ء۔

امام محمد بن عیسیٰ الترمذی۔ *جامع الترمذی*۔ تحقیق: بشار عواد معروف۔ بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998ء۔

امام احمد بن شعیب النسائی۔ *السنن الکبریٰ*۔ تحقیق: عبد الفتاح ابو غدہ۔ بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، 2001ء۔

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی۔ *سنن ابی داود*۔ تحقیق: شعیب ارناؤوط، محمد عوامہ۔ دمشق: دار الرسالہ العالمیہ، 2009ء۔

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی۔ *مشکاۃ المصابیح*۔ تحقیق: محمد ناصر الدین البانی۔ بیروت: المکتب الاسلامی، 2000ء۔

ڈاکٹر خالد علوی۔ *اسلام کا معاشرتی نظام*۔ لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب، 2005ء۔

مولانا سر فراز خان صفدر۔ *شرح عقائد نسفی*۔ لاہور: مکتبہ قدوسیہ، (تاریخ اشاعت نامعلوم)۔

ابن حجر ہیتمی۔ *الصواعق المحرقۃ*۔ مترجم: مولانا محمد اسحاق بھٹی۔ لاہور: دار السلام، (تاریخ اشاعت نامعلوم)۔

Gregersen, Erik. "Social Media." *Encyclopedia Britannica*, 2023. https://www.britannica.com/topic/social-media

Gregersen, Erik. "LinkedIn American Company." *Encyclopedia Britannica*, 2021. https://www.britannica.com/topic/Linkedin

Voile, A. "Dark Web." *Encyclopedia Britannica*, May 16, 2023. https://www.britannica.com/topic/dark-web

Ortiz-Ospina, Esteban. "The Rise of Social Media." *Our World in Data*, 2019.

Azzaakiyyah. "The Impact of Social Media Use on Social Interaction in Contemporary Society."

Roche, E., Nic Dhonncha, and M. Murphy. "TikTok™ and Dermatology: Promises and Pearls." *Clinical and Experimental Dermatology* 46, no. 4 (June 2021): 737–739.

"Freedom of Expression and Opinion." *Office of the High Commissioner for Human Rights (OHCHR)*. Accessed 2023. https://www.ohchr.org/en/topic/freedom-expression-and-opinion

United Nations General Assembly. *Resolution 68/167: The Promotion, Protection and Enjoyment of Human Rights on the Internet*. 2013.